https://farid.ps/articles/eu_sanctions_erosion_legal_principles/ur.html

یورپی یونین کی پابندیاں اور بنیادی قانونی اصولوں کا کھوکھلا پن:

حسین دوغرو ایک صحافی ہیں جن کا کام سیاسی طور پر حساس موضوعات پر مرکوز رہا ہے، جن میں فلسطین اور یوکرین پر رپورٹنگ بھی شامل ہے۔ ان کی رپورٹنگ اور عوامی تبصرے نے یورپی حکام کی توجہ مبذول کرائی ہے، اور ان پر یورپی یونین کی پابندیوں کے فریم ورک کے تحت محدود کرنے والے اقدامات عائد کیے گئے ہیں، خاص طور پر **کونسل ریگولیشن (EU) 2024/2642**، جیسا کہ ترمیم شدہ ہے (خاص طور پر ریگولیشن 2025/965 جو ان کی لسٹنگ کی عکاسی کرتی ہے)، جو یونین اور اس کے رکن ممالک کو غیر مستحکم کرنے والی کارروائیوں سے متعلق ہے۔ قابل ذکر ہے کہ مسٹر دوغرو پر **کوئی فوجداری جرم عائد نہیں کیا** گیا، نہ ہی کسی عدالت نے یہ پایا کہ انہوں نے ملکی یا بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی کی ہے۔ ان پر عائد پابندیاں ایگزیکٹو اقدامات ہیں، جو فوجداری کارروائیوں کے فریم ورک سے باہر اپنائے گئے ہیں۔

مسٹر دوغرو کے خلاف عوامی طور پر بیان کی گئی الزامات فوجداری طرز عمل سے متعلق نہیں بلکہ ان کے کام اور بیانات کے جائزے سے متعلق ہیں جو یورپی یونین کی خارجہ اور سیکورٹی پالیسی کے مقاصد کے تحت مبینہ طور پر نامناسب، نقصان دہ یا ناپسندیدہ سمجھے جاتے ہیں۔ یہ جائزے کسی مخالفانہ عدالتی عمل میں آزمائے نہیں گئے، نہ ہی مسٹر دوغرو کو کسی آزاد اور غیر جانبدار ٹریبونل کے سامنے پیشگی سماعت کا موقع دیا گیا۔ بہر حال، عائد کردہ پابندیوں کے فوری اور شدید نتائج نکلے ہیں۔

8 جنوری 2026 کو، مسٹر دوغرو نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم X پر ایک فوری اپیل شائع کی، جس میں انہوں نے کہا:

> ”فوری: ابھی سے، میرے پاس کسی بھی رقم تک کوئی رسائی نہیں ہے۔ میں یورپی یونین کی پابندیوں کی وجہ سے اپنے خاندان کے لیے، بشمول 2 نوزائیدہ بچوں کے لیے، خوراک مہیا نہیں کر سکتا۔ پہلے مجھے زندہ رہنے کے لیے 506€ تک رسائی دی گئی تھی جو اب بھی ناقابل رسائی ہے۔ میرے بینک نے اسے بلاک کر دیا۔ یورپی یونین نے درحقیقت میرے بچوں پر بھی پابندی لگا دی ہے۔“

یہ بیان **مکمل مالی محرومی** کی صورتحال بیان کرتا ہے، جس میں انسانی ہمدردی کی استثنیٰ کے تحت پہلے منظور شدہ فنڈز تک رسائی کا نقصان بھی شامل ہے جو بنیادی ضروریات پورا کرنے کے لیے تھے۔ مسٹر دوغرو کے مطابق، ان فنڈز کو ان کے بینک کی طرف سے بلاک کرنے سے وہ خوراک خریدنے، رہائش یا طبی اخراجات پورے کرنے، یا اپنے خاندان کی بنیادی ضروریات پورا کرنے سے قاصر ہیں، جس میں دو نوزائیدہ بچے بھی شامل ہیں۔

2026 کے ابتدائی حصے تک، مسٹر دوغرو کی صورتحال اب بھی حل طلب ہے۔ ستمبر 2025 میں پابندیوں کے خلاف ان کی اپیل مسترد کر دی گئی، اور ان کی لسٹنگ کے لیے بیان کیے گئے شواہد صرف ان کی صحافت اور عوامی تبصروں پر مشتمل ہیں۔ کوئی رعایت یا انسانی بنیاد پر فنڈز کی رہائی نہیں ہوئی، جو ان اقدامات کے مسلسل اور شدید اثرات کو اجاگر کرتی ہے۔

اہم بات یہ ہے کہ قابل رسائی فنڈز کا مکمل فقدان مسٹر دوغرو کو **قانونی مشیر رکھنے سے قاصر** کر چکا ہے۔ نتیجتاً، ان کے پاس قانونی مشورہ حاصل کرنے یا ان پر عائد پابندیوں کے خلاف عدالتی ریڈریس کا تعاقب کرنے کے عملی وسائل نہیں ہیں۔ اس لیے وہ شدید محدود کرنے والے اقدامات کے تابع ہیں جبکہ ان کی قانونی حیثیت کو چیلنج کرنے سے مالی طور پر معذور ہیں۔ یورپی یونین کی پابندیوں کے فریم ورک میں باضابطہ طور پر شامل سیف گارڈز—جو بالکل ایسے نتائج کو روکنے کے لیے ڈیزائن کیے گئے تھے—اس کیس میں کام کرنے میں ناکام رہے ہیں۔

مسٹر دوغرو کی صورتحال اس وسیع تر قانونی مسئلے کی ٹھوس اور فوری مثال فراہم کرتی ہے جس کا جائزہ اس مضمون میں لیا گیا ہے: کہ یورپی یونین کی پابندیاں، جب مکمل محرومی، قانونی دفاع کی انکار، اور منحصر بچوں کو نقصان پہنچانے کے انداز میں نافذ کی جاتی ہیں، تو قانونی احتیاطی اقدامات کے طور پر کام کرنا چھوڑ دیتی ہیں اور اس کے بجائے **عدالت سے باہر سزا** کے طور پر کام کرتی ہیں، جو بنیادی آئینی اصولوں اور انسانی حقوق کی ذمہ داریوں سے مطابقت نہیں رکھتیں۔

شدید مادی محرومی اور غیر انسانی سلوک

انسانی حقوق کے قانون کا ایک بنیادی اصول انسانی وقار کا تحفظ ہے۔ وہ اقدامات جو کسی فرد کو بنیادی ضروریات—خوراک، رہائش، صحت کی دیکھ بھال، اور قانونی مدد—پوری کرنے کی صلاحیت سے محروم کر دیں، اس اصول کے مرکز کو نشانہ بناتے ہیں۔

یورپی کنونشن آن ہیومن رائٹس (ECHR) کی آرٹیکل 3 غیر انسانی یا توہین آمیز سلوک کو مطلق طور پر ممنوع قرار دیتی ہے۔ اگرچہ روایتی طور پر یہ حراست یا جسمانی تشدد سے منسلک ہے، لیکن یورپی کورٹ آف ہیومن رائٹس کی فقہ تسلیم کرتی ہے کہ **ریاستی عائد مادی محرومی**، جب کافی شدید اور پیش گوئی کے قابل ہو، آرٹیکل 3 کی حد تک پہنچ سکتی ہے۔ مکمل اثاثہ جمانا جو کسی فرد کو بغیر

لسی رقم کے رسائی کے چھوڑ دے، انسانی وقار سے مطابقت نہ رکھنے والی حالات پیدا کرتا ہے، خاص طور پر جب محرومی طویل اور ناگزیر ہو۔

یہ خدشات اس وقت بڑھ جاتے ہیں جب پابندیاں **منحصر بچوں** کو پیش گوئی کے قابل طور پر متاثر کرتی ہیں۔ بین الاقوامی قانون، جس میں کنونشن آن دی رائٹس آف دی چائلڈ شامل ہے، مطالبہ کرتا ہے کہ بچے کے بہترین مفادات تمام ریاستی اقدامات میں بنیادی غور ہوں۔ پابندیاں جو بچوں کو خوراک، پناہ، یا طبی دیکھ بھال سے محروم کر دیں—چاہے بالواسطہ ہی—اجتماعی سزا کی ایک شکل ہیں۔ ایسے نتائج نہ تو اتفاقی ہیں نہ غیر پیش گوئی کے قابل، اور اس لیے پابندی عائد کرنے والے حکام کی ذمہ داری کو متحرک کرتے ہیں۔

یورپی یونین کی پابندیوں کے فریم ورک میں بنائے گئے قانونی سیف گارڈز

اہم بات یہ ہے کہ مکمل محرومی کی غیر قانونی حیثیت محض بیرونی انسانی حقوق کی تنقید کا معاملہ نہیں؛ یہ خود **یورپی یونین کی پابندیوں کے فریم ورک** کے اندر واضح طور پر تسلیم کی گئی ہے۔ یورپی یونین کے اثاثہ جمانے کے ریگولیشنز میں **معمولاً** پابند سیف گارڈز شامل ہوتے ہیں جو فنڈز تک رسائی کی اجازت دیتے ہیں:

- **بنیادی ضروریات** کے لیے، جن میں خوراک، کرایہ، یوٹیلیٹیز، طبی علاج، اور بچوں کی دیکھ بھال شامل ہے؛ اور
- **مناسب پیشہ ورانہ فیس** کے لیے، جن میں قانونی خدمات سے متعلق اخراجات شامل ہیں۔

یہ استثنیٰ اختیاری انسانی ہمدردی کے اشارے نہیں بلکہ **قانونی تقاضے** ہیں، جو یورپی یونین کی ذمہ داریوں کی عکاسی کرتے ہیں چارٹر آف فنڈامینٹل رائٹس، ECHR، اور یورپی یونین قانون کے عمومی اصولوں جیسے تناسب اور موثر عدالتی تحفظ کے تحت۔ ان کا شامل کرنا اس بات کی واضح تسلیم ہے کہ پابندیاں افراد کو غربت کی طرف نہیں دھکیل سکتیں یا ان کی خود دفاع کی صلاحیت میں رکاوٹ نہیں ڈال سکتیں۔

سیف گارڈز کی ناکامی اور مکمل محرومی کی غیر قانونی حیثیت

جب، ان سیف گارڈز کے باوجود، ایک پابندی زدہ فرد صفر رسائی والے فنڈز کے ساتھ چھوڑ دیا جاتا ہے، بشمول پہلے منظور شدہ لزر بسر الاؤنسز، تو پابندیاں اب قانونی طور پر نافذ نہیں کی جا رہی ہیں۔ ایسی صورتحال خود **پابندی ریگولیشن کی خلاف ورزی** کی نمائندگی کرتی ہے، نہ کہ محض ایک افسوسناک انتظامی نتیجہ۔

اگر مالیاتی ادارے یا قومی حکام استثنیٰ شدہ فنڈز تک رسائی بلاک کر دیں، تو نتیجے میں ہونے والی محرومی قانونی طور پر ریاست اور یورپی یونین کے قانونی نظام کی طرف منسوب کی جاتی ہے۔ **قانونی خدمات** کے لیے فنڈز تک رسائی کی انکار خاص طور پر سنگین ہے: یورپی یونین چارٹر کی آرٹیکل 47 کے تحت موثر علاج کا حق نہ صرف عدالتوں تک رسمی رسائی بلکہ **اس حق کو استعمال کرنے کی عملی صلاحیت** کا بھی تقاضا کرتا ہے۔ ایک نظام جو فرد کو قانونی مشیر کی ادائیگی سے روکتا ہے، عائد اقدامات کو کسی بھی معنی خیز چیلنج سے معذور کر دیتا ہے اور عدالتی جائزے کو خالی رسمیت میں تبدیل کر دیتا ہے۔

سیف گارڈز کی ناکامی خاص طور پر سنگین ہے جب **بچے متاثر** ہوتے ہیں۔ پابندیوں کا فریم ورک نابالغوں کو بھوکا یا بے گھر کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ جب ایسے حالات میں استثنیٰ ناکام ہو جائیں، تو اقدامات بچے کے بہترین مفادات کے اصول اور انسانی وقار کے بنیادی معیاروں سے ناقابل مصالحت ہو جاتے ہیں۔

اہم طور پر، یہ ناکامی پابندیوں کو ان کے دعویٰ کردہ **احتیاطی کردار** سے محروم کر دیتی ہے۔ احتیاطی اقدامات محدود، ماپے ہوئے، اور قابل واپسی ہونے چاہییں۔ جب سیف گارڈز گر جائیں اور محرومی مطلق ہو جائے، تو پابندیاں جبری اور سزائی نوعیت حاصل کر لیتی ہیں، جو عدالت سے باہر جرمانوں کے طور پر کام کرتی ہیں نہ کہ قانونی ضابطہ کاری کے آلات کے طور پر۔

واجب الاجراء عمل اور موثر عدالتی تحفظ کا حق

واجب الاجراء عمل آئینی جمہوریت کا بنیادی ستون ہے۔ ECHR کی آرٹیکل 6 اور یورپی یونین چارٹر کی آرٹیکل 47 منصفانہ سماعت کا حق، الزامات سے آگاہ ہونے کا حق، اور آزاد اور غیر جانبدار ٹریبونل کی طرف سے موثر عدالتی جائزے کا حق ضمانت دیتی ہیں۔

یورپی یونین کی پابندیوں کے نظام اکثر ان تقاضوں سے کم رہ جاتے ہیں۔ افراد کو ایگزیکٹو فیصلے سے لسٹ کیا جا سکتا ہے جو غیر افشاء شدہ یا مبہم طور پر بیان کردہ بنیادوں پر مبنی ہوتے ہیں، اکثر خفیہ انٹیلی جنس پر انحصار کرتے ہیں۔ پابندیاں عام طور پر فوری اثر انداز ہوتی ہیں، جبکہ عدالتی جائزہ—اگر دستیاب ہو—تو شدید نقصان پہنچنے کے بعد ہی ہوتا ہے۔

جب افراد پر کوئی فوجداری جرم عائد نہیں کیا جاتا اور انہیں فوجداری کارروائیوں سے منسلک پروسیجرل سیف گارڈز سے انکار کیا جاتا ہے، پھر بھی فوجداری سزاؤں جیسے نتائج کا سامنا کرنا پڑتا ہے، تو پابندیاں واجب الاجراء عمل کے جوہر کی خلاف ورزی کرتی ہیں۔ یہ "پہلے سزا دو، بعد میں جائزہ لو" کا ڈھانچہ قانون کی حکمرانی سے بنیادی طور پر ناقابل مطابقت ہے۔

اور پیش گوئی کا مسئلہ Nullum Poena Sine Lege

nullum poena sine lege کا اصول، جو ECHR کی آرٹیکل 7 میں درج ہے، پہلے سے موجود قانون کے بغیر سزا کو ممنوع قرار دیتا ہے اور تقاضا کرتا ہے کہ قانونی اصول دستیاب اور پیش گوئی کے قابل ہوں۔ افراد کو پہلے سے سمجھنا چاہیے کہ کون سی طرز عمل انہیں سزائی نتائج کا سامنا کرا سکتی ہے۔

یورپی یونین کی پابندیاں اس اصول کو کمزور کرتی ہیں جب وہ غیر قانونی طرز عمل کو سزا دیتی ہیں—جیسے قانونی صحافت یا سیاسی سرگرمی—یا جب لسٹنگ کے معیارات اتنے مبہم ہوں کہ افراد اپنی کارروائیوں کے نتائج کی معقول پیش گوئی نہ کر سکیں۔ اگرچہ پابندیاں باضابطہ طور پر "احتیاطی" کہلاتی ہیں، ان کی شدت، داغ، اور ممکنہ طور پر لامتناہی مدت انہیں سزا کا مادی کردار دیتی ہے۔

Kadi بمقابلہ کمیشن میں قائم کردہ اصولوں کی پیروی کرتے ہوئے، یورپی یونین کی عدالتیں تقاضا کرتی ہیں کہ پابندیاں شواہد سے ثابت اور مبینہ مقصد کے تناسب میں ہوں۔ مسٹر دوغرو کے کیس میں، قانونی پرو فلسطین رپورٹنگ کو "غیر مستحکم کرنے والا" قرار دینا (جو وسیع ترجیوپولیٹیکل بیانیوں سے صرف کمزور طور پر منسلک ہے) تناسب کے سنگین خدشات پیدا کرتا ہے۔

قانونی درجہ بندی قانونی حقیقت کو اوور رائیڈ نہیں کر سکتی۔ وہ اقدامات جو سزا کے طور پر کام کرتے ہیں انہیں سزا کے حاکم قانونی پابندیوں کے تابع ہونا چاہیے۔ ورنہ اجازت دینا من مانی طاقت کے خلاف سب سے بنیادی تحفظوں کو کھوکھلا کر دیتا ہے۔

اظہار رائے کی آزادی اور بالواسطہ سنسرشپ

جب پابندیاں صحافتی کام یا سیاسی اظہار سے منسلک ہوں، تو اضافی آئینی خلاف ورزیاں سامنے آتی ہیں۔ ECHR کی آرٹیکل 10 اور یورپی یونین چارٹر کی آرٹیکل 11 اظہار رائے کی آزادی کا تحفظ کرتی ہیں، خاص طور پر سیاسی تقریر اور صحافت کو، جو جمہوری معاشرے میں خصوصی مقام رکھتی ہے۔

صحافتی سرگرمی بلند تحفظ کی مستحق ہے، جیسا کہ **Steel and Morris** بمقابلہ یونائیٹڈ کنگڈم میں عکاسی ہوئی، خاص طور پر عوامی دلچسپی کے معاملات پر رپورٹنگ کے وقت۔ ایگزیکٹو حکم سے عائد مالی محرومی بالواسطہ سنسرشپ کی موثر شکل کا کام کر سکتی ہے۔ فوجداری استغاثہ کے برعکس، یہ عوامی جانچ اور پروسیجرل سیف گارڈز سے بچتی ہے جبکہ وہی خاموش کرنے کا اثر

حاصل کرتی ہے۔ ایسی مداخلت کو جواز نہیں دیا جا سکتا جب تک کہ یہ قانونی، ضروری، اور تناسبی نہ ہو—وہ معیارات جو پورے نہیں ہوتے جہاں پابندیاں قانونی اظہار کو دباتی ہیں بغیر غلط کاری کی عدالتی دریافتوں کے اور قانونی علاج تک رسائی روکتی ہیں۔

پابندیاں بطور عدالت سے باہر سزا

یہ تمام عناصر مل کر ظاہر کرتے ہیں کہ کچھ یورپی یونین پابندیوں کے نظام **عدالت سے باہر** سزا کے طور پر کام کرتے ہیں۔ وہ شدید اور انفرادی نقصان عائد کرتی ہیں؛ وہ مبینہ غلط کاری پر مبنی ہیں؛ وہ فوجداری طریقہ کار کو بائی پاس کرتی ہیں؛ اور وہ موثر سیف گارڈز یا بروقت عدالتی کنٹرول کے بغیر نافذ کی جاتی ہیں۔

فوجداری لیبل کا فقدان ان کی سزائی نوعیت کو رد نہیں کرتا۔ آئینی اور انسانی حقوق کا قانون اقدامات کا جائزہ ان کے جوہر اور اثر سے لیتا ہے، نہ کہ ان کی رسمی نامزدگی سے۔ جب پابندیاں فوجداری سزاؤں کے نتائج کی نقل کرتی ہیں جبکہ ان سیف گارڈز سے بچتی ہیں جو سزا کو قانونی بناتی ہیں، تو وہ اختیارات کی تقسیم کو کمزور کرتی ہیں اور خود قانون کی حکمرانی کو کھوکھلا کرتی ہیں۔

نتیجہ

یورپی یونین کی پابندیاں جو مکمل مالی محرومی کا باعث بنتی ہیں، قانونی طور پر لازمی انسانی ہمدردی اور قانونی دفاع کی استثنیٰ تک رسائی سے انکار کرتی ہیں، موثر عدالتی علاج میں رکاوٹ ڈالتی ہیں، اور پیش گوئی کے قابل طور پر منحصر بچوں کو نقصان پہنچاتی ہیں، بنیادی آئینی اور انسانی حقوق کے اصولوں کی خلاف ورزی کرتی ہیں۔ ان کے احتیاطی اقدامات کے رسمی کردار کے باوجود، ایسی پابندیاں عملی طور پر **عدالت سے باہر** سزا کے طور پر کام کرتی ہیں—قانون کے بغیر، مقدمے کے بغیر، اور وقار کے بغیر عائد کی جاتی ہیں۔ اگر یورپی یونین کو انسانی حقوق اور قانون کی حکمرانی کی اپنی بنیادی وابستگی پر قائم رہنا ہے، تو پابندیوں کے نظاموں کو سخت مادی اور پروسیجرل حدود کے تابع کیا جانا چاہیے، تاکہ یقین دہانی کرائی جائے کہ کوئی فرد قانونی عدالتی عمل کی حدود سے باہر سزا نہ پائے۔

حوالہ جات

- چارٹر آف فنڈامینٹل رائٹس آف دی یورپی یونین، 2012 O.J. (C 326) 391۔

- کنونشن فار دی پروٹیکشن آف ہیومن رائٹس اینڈ فنڈامینٹل فریڈمز (یورپی کنونشن آن ہیومن رائٹس)، 4 نومبر 1950، U.N.T.S. 221 213۔
- کنونشن آن دی رائٹس آف دی چائلڈ، 20 نومبر 1989، U.N.T.S. 3 1577۔
- کورٹ آف جسٹس آف دی یورپی یونین۔ **Kadi and Al Barakaat International Foundation v. Council and Commission** (جوائنٹ کیسز C-402/05 P اور C-415/05 P)۔ فیصلہ 3 ستمبر 2008۔
- کورٹ آف جسٹس آف دی یورپی یونین۔ **Kadi v. Commission** (کیس C-584/10 P، C-593/10 P، اور C-595/10 P)۔ فیصلہ 18 جولائی 2013۔
- یورپی کورٹ آف ہیومن رائٹس۔ **Golder v. United Kingdom**۔ فیصلہ 21 فروری 1975۔
- یورپی کورٹ آف ہیومن رائٹس۔ **Airey v. Ireland**۔ فیصلہ 9 اکتوبر 1979۔
- یورپی کورٹ آف ہیومن رائٹس۔ **Steel and Morris v. United Kingdom**۔ فیصلہ 15 فروری 2005۔
- یورپی کورٹ آف ہیومن رائٹس۔ **M.S.S. v. Belgium and Greece**۔ فیصلہ 21 جنوری 2011۔
- یورپی کورٹ آف ہیومن رائٹس۔ **Al-Dulimi and Montana Management Inc. v. Switzerland**۔ فیصلہ 21 جون 2016۔
- یورپی یونین کونسل ریگولیشن (EU) نمبر 2024/2642 محدود کرنے والے اقدامات سے متعلق جو یونین اور اس کے رکن ممالک کو غیر مستحکم کرنے والی کارروائیوں کے سلسلے میں، جیسا کہ ترمیم شدہ (مثلاً 2025/965)۔
- یورپی کمیشن۔ **گائیڈ لائنز آن دی امپلیمنٹیشن اینڈ ایویلیوایشن آف ریسٹرکٹو میژرز (پابندیاں) ان دی فریم ورک آف دی EU کامن فارن اینڈ سیکورٹی پالیسی**۔ تازہ ترین مربوط ورژن۔
- یونائیٹڈ نیشنز ہیومن رائٹس کمیٹی۔ **جنرل کمنٹ نمبر 29: سٹیٹس آف ایمرجنسی (آرٹیکل 4)**، CCPR/C/21/Rev.1/Add.11۔
- یونائیٹڈ نیشنز اسپیشل رپورٹیور آن دی پروموشن اینڈ پروٹیکشن آف دی رائٹ ٹو فریڈم آف اوپینین اینڈ ایکسپریشن۔ **رپورٹ آن دی امپیکٹ آف سینکشنز آن فریڈم آف ایکسپریشن**، A/HRC/45/25۔
- Besselink, Leonard F. M. "The Protection of Fundamental Rights Post-Lisbon: The Interaction Between the Charter of Fundamental Rights of the European Union and the European Convention on Human Rights." **Common Market Law Review** 49, no. 4 (2012): 1315–1346.

- Eckes, Christina. **EU Counter-Terrorist Sanctions and Fundamental Rights: The Case of Individual Sanctions**. Oxford: Oxford University Press, 2009.
- Guild, Elspeth, and Sergio Carrera. “Sanctions and Due Process.” **European Law Journal** 16, no. 2 (2010): 157–176.